نوحہ

ہے ہماری درسگاہ کربلا کربلا حق کا سیدھا راستہ کربلا کربلا
اصول دیں نہ بچاتے کربلا والے ورق ورق پہ کہانی بکھر گئی ہوتی
با لیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ نماز عصر سے پہلے ہی مرگئی ہوتی

درس ہے ہے انسانیت کا واقعہ کربلا
ظرف کا ہے امتحاں حُرؑ بنے یا حُرملاؑ

دو ہیں یہ کردار لوگو سوچ کے اپنا نا کوئی
پیروی باطل کی اک ہے حق کی پہچاں ہے دسورا

نام حرمل داغ ہے تاریخ کے اوراق پر
لکھنے سے قاصر قلم ہے شان حُرؑ کی انتہا

حق و باطل کو سمجھنے کے لیے کافی ہے یہ
اک طرف ہے تیر بھاری اک طرف کمسن گلا

فلسفہ ءِ کربلا میں راز مضمر دو ہی ہیں
لالچ دنیا تھا ک اور تھا رب کی رضا

کفر سے منہ موڑ لو اور حق سے رشتہ جوڑ لو
آرہی ہے آج تک بھی کربلا سے یہ صد